سوال

(201) نماز عید سے پہلے تقریر کا حکم؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ عید کی نماز سے پہلے تقریر کرتے ہیں، تقریبا گھنٹہ آدھ گھنٹہ وعظ کرنے کے بعد عید کی نماز ادا کرتے ہیں، نماز کے بعد پھر خطبہ دیتے ہیں۔ کیا یہ عمل سنت نبوی کے مطابق ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور فعلی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے نماز عید ادا کرنی چاہیئے اور پھر خطبہ دینا چاہیئے (واضح رہے کہ خطبہ اور تقریر میں کوئی فرق نہیں)۔

براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ

"ان اول ما نبدأفی یومنا ہذا ان نصلی" (بخاري، العيدين، الخطبه بعد العيدين، ح: 965)

''ہم اس دن سب سے پہلے نماز سے ابتدا کریں گے۔''

طلوعِ آفتاب کے بعد سب سے پہلا کام جو کرنا چاہیے وہ نماز عید کی ادائیگی ہے۔ خطبہ اس کے بعد ہوگا (اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سورج نکلنے کے بعد نماز کو زیادہ مؤخر نہیں کرنا چاہیئے جیسا کہ بہت سے عجمی ممالک میں آج کل رواج بنتا جا رہا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی الاضحی والفطر ثم یخطب بعد الصلوۃ) (بخاري، ايضا، المشی والرکوط الی العید۔۔۔، ح: 957)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز پہلے پڑھتے اور خطبہ نماز کے بعد دیتے۔''

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے:

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الفطر فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ" (ایضا، ح: 958)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن (عیدگاہ کی طرف) نکلے اور خطبہ (تقریر) سے پہلے نماز شروع کی۔''

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فبدأ بالصلوۃ ثم خطب الناس بعد" (بخاري، ایضا، ح: 961)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم (عید کے دن) کھڑے ہوئے اور نماز شروع کی، پھر آپ نے اس کے بعد لوگوں سے خطاب کیا۔''

شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کا عمل بھی اسی سنت کے مطابق تھا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما یصلون العیدین قبل الخطبۃ) (بخاری، ایضا، خطبۃ بعد العید، ح: 963)

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔''

ایک روایت میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی تذکرہ ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(شہدت العید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم فکلھم کانوایصلون قبل الخطبۃ) (بخاري، ایضا، ح: 962)

''ہمیں عید کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ گیا ہوں، وہ سب خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھتے تھے۔''

ان خلفاء کے علاوہ بھی یہ ثابت نہیں کہ کسی صحابی نے نماز عید سے پہلے خطبہ دیا ہو۔

''ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عباس نے عبداللہ بن زبیر کے پاس، جب شروع شروع میں ان کی بیعت کی گئی تھی، ایک شخص کو (یہ بتانے کے لیے) بھیجا کہ نماز عیدالفطر کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔'' (بخاري، ایضا، المشی والرکوب الی العید والصلاۃ قبل الخطبۃ۔۔۔، ح: 959)

نماز کے بعد خطبہ دینے کی سنت کو مروان بن حکم نے اپنے عہد حکومت میں بدلا تھا۔ ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں:

"کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی، فاول شیء یبدأ بہ الصلاۃ، ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفھم۔ فیعظھم، ویوصیھم، ویامرھم۔ فان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ اویامر بشیء امر بہ، ثم ینصرف۔۔۔" (بخاري، ایضا، الخروج الی المصلی بغیر منبر، ح: 956)

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن (مدینہ کے باہر) عیدگاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپ نماز پڑھاتے، نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے، اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ اگر جہاد کے لیے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اسے الگ کرتے۔ کسی اور بات کا حکم دینا ہوتا تو وہ حکم بھی دیتے۔ اس کے بعد شہر کو واپس تشریف لاتے۔''

ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن معاویہ کے زمانے میں مروان، جو مدینہ کا حاکم تھا، میں اس کے ساتھ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نماز کے لیے نکلا، ہم جب عیدگاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنا ہوا ایک منبر دیکھا۔ جاتے ہی مروان نے چاہا کہ نماز سے پہلے اس منبر پر (خطبہ دینے کے لیے) چڑھے، اس لیے میں نے اس کا دامن پکڑ کر کھینچا لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ میں نے اسے کہا:

"غیر تم واللہ"

''اللہ کی قسم! تم نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو) بدل دیا۔''

مروان نے کہا: ابوسعید! اب وہ زمانہ گزر گیا جسے تم جانتے ہو، ابوسعید نے کہا: اللہ کی قسم! میں جس زمانہ کو جانتا ہوں اس زمانہ سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ مروان نے کہا: ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد نہیں بیٹھتے، لہذا میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا ہے۔

معلوم ہوا کہ وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً آدھی صدی سے بعد تک نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کی رسم کا وجود تک نہیں تھا۔ تیس سالہ خلافت راشدہ کے بعد بیس سال (42ھ سے 60ھ) تک معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت رہی۔ 60ھ سے 64ھ تک ان کا بیٹا یزید حکمران رہا۔ یزید کی وفات کے بعد اس کا بیٹا معاویہ ثانی حکمران بنا مگر وہ تین ماہ بعد ہی حکومت سے دستبردار ہو گیا۔ اس کی وفات کے بعد چھ سات ماہ تک تنہا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ تھے۔ تمام عمال و حکام نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا۔ چھ سات ماہ کے بعد مروان بن حکم بھرپور کوشش سے ملک شام پر قابض ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ مروان 64ھ کے آخر سے لے کر 6 رمضان 65ھ (اپنی وفات) تک حکمران رہا۔ یہی مروان تھا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تبدیل کر دیا جس پر ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"غیر تم واللہ"

''اللہ کی قسم! تم نے (سنتِ رسول کو) بدل دیا ہے۔''

ابوسعدی خدری رضی اللہ عنہ نے حاکمِ مدینہ کا دامن کھینچا اور اسے خلافِ سنت عمل کرنے سے روکا، کاش! آج بھی صحابہ رضی اللہ عنھم کی سوچ رکھنے والے افراد ہوں جو لوگوں کو سنت کے خلاف چلنے سے روکیں۔

نوٹ: الناس جلوس علی صفوفھم (لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے) سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں لوگ خطبہ عید سننے سے پہلے نہ جاتے بلکہ جیسے صفیں باندھ کر نماز پڑھتے اسی طرح صفوں میں بیٹھ کر خطبہ عید سنتے تھے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ رضی اللہ عنھم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزاریں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

رمضان المبارک اور روزہ، صفحہ: 466

محدث فتویٰ